قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

ہفتہ میں دو بار شائع ہوتا ہے

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

بمعہ محصول غیر ممالک سے ساڑھے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد | مورخہ یکم مئی ۱۹۱۷ء | سہ شنبہ | مطابق ۸۔ رجب ۱۳۳۵ھ ہجری | نمبر ۸۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بخیر و عافیت ہیں خاندان نبوت اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی کے ہاں بھی خیریت ہے۔

۲۹ اور ۳۰ اپریل کی درمیانی رات کو کسی قدر بارش ہوئی۔

گذشتہ ہفتہ میں مندرجہ ذیل مہمان آئے ہیں محمد اعظم صاحب۔ موضع کڑیاں والا سے۔ نور الدین صاحب ضلع ملتان سے۔ غلام محی الدین صاحب۔ محمد اکرم صاحب۔ غلام محمد صاحب۔ عبد الرحیم صاحب ایلچی کشمیر سے۔ مرزا مبارک بیگ صاحب۔ کلانوری۔ محمد عیسیٰ صاحب۔ ضلع فیروزپور سے۔ حکیم محمد الدین صاحب۔ گوجرانوالہ سے۔

اخبار احمدیہ

ہانگ کانگ میں حضرت مسیح موعود کی صداقت کا نشان

برادرم غلام مجتبیٰ صاحب ہانگ کانگ (چین) سے لکھتے ہیں کہ ایک سپاہی میرے پاس نماز کا ترجمہ سیکھنے آیا کرتا تھا جسے میں سلسلہ کی باتیں بھی سنایا کرتا تھا۔

اسپر اس محکمہ کے سارجنٹ میجر نے جو ضلع جہلم کا باشندہ تھا۔ اسے بہت سے سپاہیوں کے روبرو بہت سخت سست کہا۔ اور یہاں تک ڈرا دیا۔ کہ اگر تم پھر اس سے ملوگے اور احمدیوں کی کتب دیکھوگے۔ تو تم کو بارہ پتھر سے باہر کرادونگا۔ ساتھ ہی اس سارجنٹ نے حضرت مسیح موعود کی شان میں بھی ناشائستہ الفاظ کہے۔ اسپر سپاہی مذکور نے میرے پاس آنا چھوڑ دیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس سارجنٹ کو چند ہی دن کے بعد دیوانہ کر دیا۔ اسوجہ سے کچھ عرصہ تو بند مکان میں رکھا گیا۔ کسی قدر حالت درست ہونے پر جب اسے باہر نکالا گیا۔ اور اسپر فالج گرا۔ تو میں اسکے پاس گیا۔ چونکہ تو اس کی نازک حالت دیکھکر وہ واقعہ اسے یاد دلایا۔ لیکن وہ خود ہی اسے بیان کرکے کہنے لگا کہ اسی وجہ سے میری یہ حالت ہوئی ہے آپ میرے لئے دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ معاف کردے۔ آخر اسے اسی حالت میں تین آدمی ساتھ بھیجکر گھر پہنچایا گیا۔ جہاں جاکر مر گیا۔

اسکے بعد جو سارجنٹ میجر ہوا ہے اسکو یہ نشان سنا کر کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ آپکے محکمہ کے لوگوں کے سامنے ایک لیکچر دوں۔ اسنے خوشی سے اجازت دیدی۔ اور میں نے دل کھولکر تبلیغ کی۔

ہم اپنے مکرم بھائی کو اس بیّن قدرت کے کھلنے پر مبارکباد کہتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو اس کام کے لئے پیش از پیش توفیق دے۔ آجکل آپ ایک معزز

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا)

سیٹھ صاحب کو تبلیغ کر رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالے انہیں حق کی سمجھ دے ۔

سنور میں تبلیغ محمد تقی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ سنور اطلاع دیتے ہیں کہ مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے اپنی ہمشیرہ کے رخصتانہ پر علاقہ پٹیالہ کی جماعتہائے احمدیہ کو دعوت دی۔ قریب دو سو مرد اور عورتیں شامل ہوئیں۔ وعظ اور لیکچروں کا پورا انتظام کیا گیا تھا ۔

میر محمد اسحٰق صاحب نے وفات مسیح علیہ السلام پر تقریر کی۔ جو عام فہم اور زور دار تھی۔ اور جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ آپ کے بعد جناب حافظ روشن علی صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔

دوسرے دن جناب حافظ صاحب نے مستورات میں وعظ کیا۔ حضرت ام المومنین کے وہاں تشریف لیجانے سے احمدی مستورات میں دینی اخلاص بہت ترقی کر گیا۔ وہاں سے واپسی پر حضرت ام المومنین نے تین روز پٹیالہ قیام فرمایا ۔

پاکپٹن میں تبلیغ چودہری غلام احمد خاں صاحب مختار عدالت و سکرٹری انجمن احمدیہ پاک پٹن اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۶-۱۸-۲۰-۲۲-۲۴ اپریل کو شہر پاکپٹن کے مختلف محلوں میں تبلیغی جلسے ہوئے جنمیں مولوی عبد العزیز صاحب مبلغ اور خود چودہری صاحب نے لیکچر دئے۔ اور لیکچر پر اعتراض کرنے کا سامعین کو موقعہ دینے پر جس کسی نے اعتراض کیا اُسے جواب دیا گیا۔ ایک جلسہ میں غیر احمدیوں نے کچھ شرارت کرنی شروع کی۔ اور ایک سید کو ہمارے متعلق گالیاں دینے اور بکواس کرنے پر کھڑا کر دیا۔ رات کو وہی سید صاحب کسی ناشدنی فعل کے مرتکب ہو کر زیر حراست پولیس ہو گئے ۔

علاقہ پٹیالہ میں سیر سیر کے اولے مرزا جہانگیر بیگ صاحب پٹواری حلقہ موضع عالمپور مندراں علاقہ پٹیالہ لکھتے ہیں کہ ۱۱ اپریل ۵ بجے شام خفیف بوندا باندی کے بعد ژالہ باری شروع ہو گئی مختلف قسم کے اولے پڑے۔ جن کو لوگوں نے وزن بھی کیا جو کہ ۱۴ تولے سے ۱/۲ ۱ چھٹانک تک وزن میں نکلے۔ اور اس زور سے پڑے کہ چھت کو چیر کر نیچے آ پڑے۔ خداوند کریم رحم کرے

درخواست دُعا مرزا جہانگیر بیگ صاحب اپنے لڑکے کے امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے۔ اور بابو محمد رمضان صاحب اپنے لڑکے کی صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں ۔

نماز جنازہ خواجہ غلام محی الدین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ باڑی پور کشمیر محمد اسمٰعیل صاحب وغیرہ کے جو ایک مخلص احمدی تھے۔ فوت ہونے کی اطلاع دیکر نماز جنازہ کے پڑھنے کی درخواست کرتے ہیں ۔

ترجیع بند

(از قاسم علی خان صاحب قادیانی رامپوری)

انتظار آمد آمد کون ہے — آج عالم کی زباں زد کون ہے،
کیا خبر اے چشم ظاہر بیں تجھے — جان نثار یار سرمد کون ہے،
رہبر صدق و صفا ہی کون آج — شل شیطاں راہ میں سد کون ہے،
اے اسیر زود آشنا تو بتا — میرزا ہے کون سید کون ہے،
تجھ کو اتنی بھی نہیں اب تک خبر — کون مرشد اور مرشد کون ہے،
ہو گیا لیکن جہاں پر آشکار — تیرا مطلب کیا ہے مقصد کون ہے،
کیا خبر تجھ کو محمد کون ہے — کون ہے محمود و احمد کون ہے،

تو چہ دانی سر حق اے جاہلی
ز گرفتار ابی بکر و علی

اے خدا فریاد ہے تیرے حضور — ہے تو ہی رحمٰن و ستار و غفور
تیرے عاصی ہیں ہمیں اقرار ہے — ہیں سراپا پر خطا و پر قصور
تیری رحمت سے مگر امید ہے — فضل تو ہم پر رکھیگا بالضرور
لائے ہیں ایماں تیرے موعود پر — ہے ترا محمود اس ایماں کا نور
ہیں ابھی ہم میں بہت کمزوریاں — تقویٰ کامل سے ہم ابتک ہیں دور
بعض ہم میں ہیں وہ اصحاب جدل — ہو گیا کم جنہیں الفت کا سرور
اے خدا اے میرے پیارے کردگار — تو عطا کر ہم کو وہ عقل و شعور
نور شمع پر ترے پروانہ وار — ہر گھڑی قربان ہوں نزدیک و دور
قادیانی کی دعائیں کر قبول — تاکہ شرمندہ نہ ہو تیرے حضور

فہرست نو مبائعین

(۴)

مسماۃ امیر بی بی ضلع سیالکوٹ
غلام قادر صاحب ۔ " "
شکر دین صاحب ۔ " "
سید محمد صاحب ۔ " "
محمد علی صاحب ۔ " "
الٰہی بخش صاحب ۔ ضلع لائل پور
میاں بھاگ ۔ " "
مسماۃ بھاگن ۔ " "
دولت بی بی ۔ " "
میاں نواب ۔ " "
مسماۃ جیواں ۔ " "
سردار محمد صاحب ۔ " "
مسماۃ کرم بی بی ۔ " "
" رحیم بی بی ۔ " "
" حکاں بی بی ۔ " "
" سلطان بی بی ۔ " "
مستری قطب الدین صاحب ضلع جہلم
اہلیہ " " "
۲ فرزند " " "
۳ دختر " " "
ماسٹر محمد حسین خانصاحب ۔ لاہور
اہلیہ " " "
عبد الکریم خان صاحب ۔ سیالکوٹ
عائشہ بی بی ۔ ضلع گوجرانوالہ
احمد الدین صاحب ۔ " "
امام الدین صاحب ۔ " "
مسماۃ حسن بی بی ۔ " "
مسماۃ عائشہ زوجہ عطار محمد صاحب پٹواری ۔ ضلع گورداسپور
مسماۃ رمضان بی بی زوجہ عبد الحق صاحب ضلع گورداسپور
مسماۃ زینب ۔ " "
بشیر الدین احمد صاحب ۔ " "
شفیع الدین صاحب ۔ " "
حیدر ملوک صاحب ۔ ضلع جہلم
اہلیہ منشی کریم الدین صاحب ۔ سیالکوٹ
فضل داد صاحب نمبردار ۔ حیدرآباد سندھ
فضل الٰہی صاحب ضلع گوجرانوالہ
میاں سردارا ۔ " "
محمد الدین صاحب ۔ " "
محمد الدین صاحب ۔ " "
مسماۃ جیواں ۔ " "
" مہتاب بی بی ۔ " "
محمد بن حاجی محمد صاحب ۔ مالابار
فتح الدین صاحب ۔ سیالکوٹ
جھنڈے شاہ صاحب ۔ " "
مولوی فتح محمد صاحب ۔ ایبٹ آباد
عبد الحکیم صاحب ضلع میرٹھ
محمد اسمٰعیل صاحب ۔ ریاست پٹیالہ
بشیر احمد صاحب ۔ ضلع گجرات
اہلیہ صاحبہ منشی نصر اللہ خان صاحب ۔ ضلع پشاور
اہلیہ صاحبہ سید دلبر علی صاحب ضلع کیمل پور

بیعت خلافت

منشی عبد الحق صاحب طالب علم ۔ ضلع گورداسپور
میاں شہاب الدین صاحب ۔ قلعہ صوبا سنگھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - یکم مئی ۱۹۱۷ء

رُوس کا انقلاب

قابل توجہ اولی الالباب

(از مولوی کرم داد صاحب)

آج کل اخبارات میں زار روس کے متعلق جو خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ ان سے ہر انسان کو عموماً اور مسلمانوں و عیسائیوں کو خصوصاً عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ قرآن شریف۔ احادیث اور بائیبل میں اس واقعہ کا ذکر ہے جسکو آج ہم اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں لیکن تھوڑے ہیں۔ جنھوں نے اصل حقیقت کو سمجھا اور کم ہیں۔ جنھوں نے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ❊

دنیا جب فسق و فجور میں غرق ہو جاتی ہے۔ اور باوجود اسکے کہ اللہ تعالےٰ اپنا ایک رسول بھیجکر لوگوں کو سمجھا بھی دیتا ہے۔ اگر پھر بھی بُرے کاموں سے باز نہ آویں۔ تو ایسے وقت میں عذاب کا دروازہ کھولا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ ولکل اُمة رسول فاذا جاء رسولهم قضی بینهم بالقسط وهم لا یظلمون (پ ۱۱ یونس)

ایک اور آیت ہے۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً۔ چونکہ اب عذاب موجود ہے۔ لہٰذا ماننا پڑا کہ رُسول بھی ضرور آیا۔ سورہ مرسلات کو غور سے پڑھا جاوے تو اس رسول اور اس عذاب کا حال بخوبی معلوم ہو سکتا ہے میں چند آیات لکھدیتا ہوں۔ والمرسلات عرفا۔ فالعاصفات عصفا۔ واذا الجبال نسفت۔ و اذا الرسل اقتت ...... انطلقوا الی ظل ذی ثلث شعب ..... انها ترمی بشرر کالقصر۔ یہاں خدا تعالےٰ نے ہوا کو نبوت کے ثبوت میں پیش کیا۔ اور ایک سخت آندھی سے ڈرایا۔ ترمی بشرر سے اس آندھی کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی ان باتوں کو عدم تدبر کی وجہ سے نہ سمجھ سکے۔ تو میں واضح کر دیتا ہوں حدیث شریف میں ہے کہ عیسیٰ نبی اللہ اور مومنوں کے نشانات کے بعد قیامت سے پہلے ایک آندھی چلیگی۔ جو لوگوں کو سمندروں میں ڈالدیگی۔ عن حذیفة ابن الغفاری قال اطلع النبی صلے اللہ علیہ وسلم علینا و نحن نتذاکر فقال ما تذکرون قالوا نذکر الساعة قال انها لن تقوم حتی تروا قبلها عشر ایات فذکر الدخان .. .. ونزول عیسیٰ ابن مریم .... وفی روایة فی العاشرة ریح تلقی الناس فی البحر (مشکوٰة) حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۶ میں ہے کہ وہ ایسی سخت آندھی ہوگی کہ پہاڑوں کو اڑا دیگی "بادے بوزد کہ از صلابت آں کوہ ہا پارہ شود و چوں برگ کاہ برد" ہم دیکھتے ہیں۔ زار روس جیسے مضبوط پہاڑ کو اُسنے اڑا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آندھی کا وقت بھی بتا دیا۔ واذا جبال نسفت (۱۳۳۴) کے خلاں سن ہجری میں یہ آندھی پہاڑوں کو اکھیڑ رہی ہوگی بخاری میں ہے۔ قال قتادة الریح الحرب۔ بعض حدیثوں میں خونریزی کے سبب سے اسکو سرخ آندھی کہا گیا وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا اتخذ الفئ دولا والامانة مغنما والزکوٰة مغرما وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امراته وعق امه وادنی صدیقه واقصی اباه وظهرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلة فاسقهم وکان زعیم القوم ارذلهم واکرم الرجل مخافة شره وظهرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن اخر هذه الامة اولها فارتقبوا عند ذلک ریحا حمراء وزلزلة وخسفا ومسخا وقذفا وایات تتابع کنظام قطع سلکه فتتابع رواه الترمذی (۲) حذیفہ بن الیمان گوید رضی اللہ عنہ۔ فرمود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم۔ از اقتراب ساعت ہفتاد و دو خصلت چوں بینید مردم را میرا بینید نماز را ضائع کردند امانت را و خوردند ربا را و روا داشتند دروغ را و سبک انگاشتند خونہا را و مشغول شدند بہ بنا و فروختند دین را بدنیا ... و بسیار شد طلاق و مرگ ناگہاں و امین شد خائن و خائن شد امین و صادق شد کاذب و کاذب شد صادق ..... و گردید امیراں فاجراں .. و عرفہ ظلمہ و قرا فسقہ پوشیدند پوست گوسفنداں باشد دلہائے ایشاں بدبو تر از مردار و تلخ تر از صبر بپوشاند ایشاں را خدا تعالےٰ فتنہ را کہ بیفتند دراں ہمچو افتادن یہود و ظاہر شود صفرا یعنے دینار و مطلوب شود بیضاء یعنے درہم بسیار شوند خطیباں و محلی کردہ شود مصاحف و نقش و نگار کردہ شوند مسجدہا ..... و بینی پیادہ پا برہنگاں را کہ گردیدند بادشاہ و شریک شود زن و شوہر خود را در تجارت و گواہی دہد مرد بدوں طلب گواہی .. .. .. و گرفتہ شود قراں مزامیر ... پس انتظار برید نزدیک ایجال باد سرخ و خسف و مسخ و قذف و دیگر آیات را اخرجہ ابو نعیم فی الحلیة (حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۹)

یہ سب باتیں جو حدیث میں بیان ہوئیں۔ اب موجود ہیں اسلئے سُرخ آندھی نمودار ہوئی۔ جس سے پہاڑ کانپ رہے ہیں۔ اور سمندروں میں تلاطم برپا ہے۔ مگر لوگوں کے دل کچھ ایسے سخت ہو گئے کہ ذرا پروا نہیں۔ چوری۔ زنا قتل۔ شراب خوری۔ ظلم وغیرہ جرائم میں بدستور مشغول ہیں کچھ عرصہ ہوا۔ ایک ناصح نے آواز دی۔ شعر

ایک طوفان ہے خدا کے قہر کا اب جوش پر
نوح کی کشتی میں جو بیٹھے وہی ہو رستگار
مضمحل ہو جائینگے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

جسطرح ہود علیہ السلام نے باد دبور سے جو وہ بھی مغرب کی طرف سے نمودار ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اپنے ماننے والوں کو ایک چشمہ پر جمع کیا۔

"روایت کردہ شدہ است کہ وقتیکہ آگاہی یافت ہود یایں باد کشید خود را و مسلماناں را بجانب چشمہ کہ آب میداد" (تیسیر القاری شرح بخاری)

اسی طرح اس زمانہ کے ہود نے بھی اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر اپنی جماعت کو اس چشمہ پر اکٹھا کیا۔ جس کی پیشگوئی ذکریا باب ۱۴ میں ہے کہ جیتا پانی یروشلم (قادیان) سے جاری ہوگا۔ دیکھو نزول المسیح صفحہ ۲۱۴۔ چودہ کا ہندسہ بھی بتا رہا ہے کہ وہ چشمہ چودھویں صدی میں جاری ہوگا ❊

قوم کی حالت یقرءون القرآن لا یجاوز حناجرہم بتارہی تھی کہ لئن ادرکتہم لاقتلنہم قتل عاد کا وقت آیا ہوا ہے۔ سو آپ کی بعثت ثانی میں وہ قتل کی آندھی چل پڑی۔ مبارک وہ جو اس راز کو سمجھ کر اپنی اصلاح کرلے۔ یرمیاہ باب ۲۳ میں ہے۔

"دیکھو خداوند کی آندھی شدت سے چلتی ہے۔ ... خداوند کا قہر شدید جب تک یہ سب کچھ نہ ہولے اور وہ اپنے دل کے مقصد پورے نہ کرے۔ تھمیگا نہیں تم آخری دنوں اسے سمجھوگے۔"

یہی وہ آخری دن ہیں۔ جن کا ذکر حزقی ایل باب ۳۸ میں ہے "وہ برسوں کے اخیر میں روس اور مسک اور توبال کے سردار پر مصیبت آئیگی۔ جس سے لوگ خدا کو پہچانینگے۔"

آج جس اخبار کو پڑھو۔ روس کی کایا پلٹ ہوگئی۔ روس کا نیا جنم روس کا انقلاب ہی کے عنوانوں پر نظر پڑتی ہے۔ اور اس انقلاب کو فعل خدا مانا گیا۔ چنانچہ بشپوں کی کانفرنس نے کلیساؤں کے نام پیغام بھیجا۔ جس میں جدید حکومت کی فرمانبرداری کی تاکید کی گئی۔ اور یہ کہا گیا کہ **انقلاب** فعل خدا ہے۔ مکاشفات صد ۲۵ میں حضرت مسیح موعود کا ایک رؤیا ہے۔

"۲۳ جنوری ۱۹۰۵ء۔ فرمایا۔ میں نے دیکھا۔ زار روس کا سونٹا میرے ہاتھ میں آگیا ہے۔ وہ بڑا لمبا اور خوبصورت ہے۔ پھر میں نے غور سے دیکھا۔ تو وہ بندوق ہے۔ اور یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ بندوق ہے۔ بلکہ اس میں پوشیدہ نالیاں بھی ہیں۔ گویا بظاہر سونٹا معلوم ہوتا ہے اور وہ بندوق بھی ہے۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۵ء۔"

کامل التعبیر میں لکھا ہے۔

"اگر بیند کہ عصا بر دست داشت یا کسے بوے داد دلیل کہ اورا از مردے بزرگ قدر و جاہ پدید آید۔ و اگر بیند کہ عصائے وے ضائع شد تاویلش بخلاف این بود ... و اگر بیند کہ عصا در دست وے دراز شد دلیل کہ بمراد رسد۔"

زار کے سونٹے کا حضور کے ہاتھ میں آنا مراد اس سے ہے کہ زار کی قدرت نہ رہیگی۔ اور حضرت اقدس کے ہاتھ میں اس کا لمبا ہو جانا۔ اور نالیوں والی بندوق کی شکل میں دکھائی دینا۔ اس میں بتایا گیا کہ یہ پیشگوئی آپ کی صداقت اور عظمت کا نشان ٹھہرےگی۔ اور اس سے دشمنوں کے سینے زخمی ہو جائینگے۔ ایک نالی کا فیر حضور کے دشمنوں پر اور دوسری کا گورنمنٹ برطانیہ کے بدخواہوں پر جنھوں نے خفیہ منصوبوں سے زار روس کو اس گورنمنٹ سے جدا کرنا چاہا۔ بھلا جس گورنمنٹ کے ساتھ جری اللہ فی حلل الانبیاء کی دعاؤں کا لشکر ہے۔ جو اسنے اس واقعہ سے پہلے دردناک حالت میں کیں۔ اور نیز جماعت کو دعا کی تاکید کی۔ پھر اس کا دشمن اپنے ارادوں میں کیونکر کامیاب ہو سکتا ہے۔ گورنمنٹ کے لئے ایک پیشگوئی ہے۔ پنجابی کہتے ہیں "دو گاڑا اگی" سو یہ دو گاڑا ہمنے ۱۳۳۵ھ میں زار کی پیشگوئی سے دشمنوں کو لگتا دیکھا۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو ہدایت کرے۔

قرضہ جنگ اور احمدی جماعت

گورنمنٹ برطانیہ کے برکات کا ذکر جس وسعت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہے۔ احمدی جماعت اس سے واقف ہے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ جس طرح ہر موقعہ پر اپنی محسن گورنمنٹ کے ساتھ عملی وفاداری کا اظہار کرتا آیا ہے۔ وہ بھی ایک ظاہر بات ہے۔ حال میں موجودہ جنگ کی وجہ سے جو اعلان گورنمنٹ نے قرضہ جنگ کا کیا ہے۔ احمدی جماعت اپنی ہمت و استطاعت کے موافق اس میں بھی حصہ لینے کے لئے بفضل اللہ آمادہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی ہدایت کے ماتحت مقامی حکام سے اس قرضہ کے متعلق ضروری مراسلت ہو رہی ہے۔ چونکہ کل جماعت کی طرف سے یکجائی طور پر قرضہ جنگ میں حصہ لینا سلسلہ کی خاص عظمت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ اسلئے مختلف مقامات پر جو احمدی احباب خواہ ملازم ہیں یا نمبردار و ذیلدار و رئیس یا دوسرے عہدہ دار اس قرضہ جنگ میں شریک ہونیوالے ہیں انہیں چاہیئے۔ کہ جسقدر رقوم وہ اس قرضہ میں داخل کرنا چاہیں۔ وہ فوراً قرضہ جنگ کے نام سے صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں بھیجدیں۔ یہاں سے انہیں مطبوعہ رسید قرضہ جنگ کی دیجائے گی۔ اور سلسلہ کی طرف سے بہ تفصیل اسماء وہ رقم قرضہ جنگ میں گورنمنٹ کے خزانہ میں بطریق مناسب داخل ہوگی۔ وہ اپنے مقامی حکام کی خدمت میں عرض کرسکتے ہیں۔ کہ سلسلہ کے مرکز کی طرف سے مجموعی رقم میں قرضہ میں دی جائیگی۔ اور یہاں سے جو رسید انہیں دی جائیگی۔ وہ پیش کرسکتے ہیں۔ اسکے متعلق فوراً کام شروع کر دیا جاوے۔ یہ اعلان حضرت خلیفۃ المسیح کی خاص ہدایت کے ماتحت شایع کیا جاتا ہے۔ علاوہ بریں یہ بھی تجویز ہے کہ اسوقت چونکہ ہر قسم کے کاریگروں کی سرکار کو ضرورت ہے۔ اسلئے احمدی ترکہان۔ موچی۔ لوہار وغیرہ جو سرکاری خدمت کے لئے تیار ہوں وہ یہاں اطلاع دیں۔ انکو سلسلہ کی طرف سے پیش کیا جاویگا۔ تنخواہ سرکار کی طرف سے معقول ملیگی۔ یہاں سے کچھ آدمی طیار ہو رہے ہیں۔ بہتر ہے کہ ایک اچھی تعداد ایسے لوگوں کی اس موقعہ پر جا سکے۔ ان امور کے متعلق جملہ خط و کتابت دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان سے ہو ۔

کتاب اکمال الدین عربی میں ہے

ہمارے لٹریچر میں وفات مسیح علیہ السلام کے ذکر میں تاریخ کی کتاب اکمال الدین کا اکثر ذکر آجاتا ہے یہ کتاب نایاب تو نہیں مگر کمیاب ضرور ہے۔ پچھلے دنوں حافظ جمال احمد صاحب کا ایک مضمون جو وفات مسیح کے متعلق شائع ہوا تھا۔ اسمیں بھی اس کتاب سے بعض حوالہ درج کئے گئے تھے۔ جنکے متعلق ایک صاحب سیالکوٹ سے تحریر کرتے ہیں کہ انہیں ایک شخص نے الفضل کا وہ نمبر دیکھ کر جسمیں مضمون بالا درج ہے کہا کہ "یہ عبارت اکمال الدین کی نہیں جعلی ہے۔" اور پھر کہا کہ اکمال الدین کتاب اول تو کہیں ملتی ہی نہیں۔ اور اگر ہے تو فارسی میں ہے۔"

اسکے متعلق مناسب سمجھا گیا ہے کہ اخبار کے ذریعہ سے جواب دیا جاوے۔ تاکہ دوسرے احباب بھی مذکورہ بالا کتاب کی حقیقت سے آگاہ ہو جائیں۔ اور ایسے لوگوں کو کافی جواب دے سکیں۔ یہ کتاب مطبوعہ ہے۔ اور ایران میں ناصر الدین شاہ ایران کے عہد میں چھپی ہے۔ تاریخ طبع سنہ ۱۳۰۱ھ۔ ضخامت کتاب علاوہ تقریضات وغیرہ کے تین سو تراسی صفحہ ہے (۳۸۳)۔ اسکا جو نسخہ ہمارے دیکھنے میں آیا ہے۔ وہ عربی میں ہے۔ اور اسکے متعلق ہمنے مندرجہ بالا علامات بیان کی ہیں۔ یہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اور وہ تمام حوالے جن کو ہم پیش کرتے ہیں۔ اسمیں دکہلانے کے لئے ہم تیار ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

اسلام کی ترقی کیلئے ملکر دعائیں کرو

از جناب مولنا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

فرمودہ ۱۳ - اپریل ۱۹۱۷ء

آپنے سورہ فاتحہ تلاوت فرمانیکے بعد فرمایا کہ:-

انسان جس قدر کام کرتا ہے اسکے لیئے خدا تعالیٰ نے سامان مہیا کیئے ہوئے ہیں اور جو شخص کامیاب ہوتا ہے وہ انہی سامانوں کو کام میں لانے سے کامیاب ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ نے کسی کام کے لیئے مقرر کیئے ہوئے ہیں۔ مگر جو لوگ ان سامانوں سے غافل ہوں یا ان سے کام نہ لیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے اور آخر کار ٹھوکریں کھا کر سنبھلتے ہیں ؛

دنیا میں ہر ایک کام کے لیئے ایک وقت اور ایک زمانہ ہوتا ہے اور ہر ایک کام کے لیئے طریق ہوتے ہیں مثلاً تبلیغ کا کام ہے اسکے مختلف طریق ہیں صداقت کو پیش کرنا ہے غیر مذاہب پر حملہ کرنا ہے۔ انکے حملوں کا اندفاع ہے ہمیں خداوند کریم نے وہ زمانہ دیا ہے۔ کہ جسکی بہت پہلے انبیاء کے ذریعہ خبر دیگئی تھی۔ پھر اس زمانہ کے لوگوں کی حالت بتلادی کہ وہ ایسے ہونگے۔ انکے رنگ بتائے انکی خو بو اور انکے کام بتائے اور پھر وہ سامان بتائے جن سے مقابلہ کرکے کامیابی حاصل ہو سکتی ہے کہ مقابلہ کیسے کرو اور تمہیں کس طرح انپر کامیابی حاصل ہو گی؟ ؛

قرآن میں ایک سورہ بنی اسرائیل ہے اسمیں کسی قدر بنی اسرائیل کا حال بیان کیا ہے۔ قرآن مجید کوئی قصہ کہانی تو ہے نہیں نہ ہی کوئی تاریخ کی کتاب ہے کہ بغیر کسی مطلب کے کوئی بات بیان کرے یا کسی قوم کا ذکر کرے۔ اسمیں اگر کوئی قصہ آتا ہے تو یا تو وہ پیشگوئی ہوتی ہے امت محمدیہ کیلیئے یا خود بانی اسلام کے لیئے یا کوئی عبرت دلانی مقصود ہوتی ہے ؛ اس سورہ میں ذکر ہے وقضینا الی بنی اسرائیل فی الکتب لتفسدن فی الارض مرتین ولتعلن علوا کبیرا (بنی اسرائیل رکوع اول)

تورات میں اس امر کا فیصلہ ہو چکا تھا کہ بنی اسرائیل زمین میں دو دفعہ فساد کرینگے اور ان میں بڑائی آجائیگی۔ اور انکو نیچا دیکھنا پڑیگا۔ اسکے بعد فرماتا ہے فاذا جاء وعد اولٰهما بعثنا علیکم عبادا لنا اولی باس شدید فجاسوا خلل الدیار وکان وعدا مفعولا ٥ کہ جب ہمارا پہلا وعدہ آیا تو ہم نے تمپر سخت لوگوں کو بھیجدیا جو ہماری طرف سے تھے اور وہ تمہارے گھروں میں گھس گئے تھے اور خدا کا یہ وعدہ پورا ہو گیا جن لوگوں کو وہ ذلیل اور کمزور جانتے تھے وہی انپر قابض اور متصرف ہو گئے ؛

اسکے بعد فرمایا کہ جب پہلے عذاب کے بعد تم لوگوں نے اپنے اندر صلاحیت پیدا کرلی تو ہم نے تمکو مال اور بیٹوں سے خوب مدد دی۔ اور تمہارے لشکر کو خوب بڑھایا مگر اسکے بعد تمہاری حالت خراب ہو گئی اور تم میں وہی کبر خود پسندی اور خدا سے بے تعلقی پیدا ہو گئی اسپر کیا ہوا یہ کہ فاذا جاء وعد الاخرة لیسوا وجوهکم جب دوسرا وعدہ آیا تو تمہارے چہرے بگاڑ دیئے گئے۔ ولیدخلوا المسجد کما دخلوه اول مرة ولیتبروا ما علوا تتبیرا ٥ تاکہ تمہارے بیت المقدس میں اسی طرح داخل ہوں جس طرح کہ پہلی دفعہ داخل ہوئے تھے اور ہر ایک اس چیز کو جسپر کہ وہ غالب آئیں ویران کردیں۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ جس وقت وہ لوگ بیت المقدس میں داخل ہوئے تو انہوں نے وہ وہ ناشدنی افعال کیئے کہ جنکی کوئی حد ہی نہیں۔ حتیٰ کہ اس پاک مقام پر انہوں نے سؤر تک ذبح کیئے ؛

اس واقعہ میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی بھی یہی حالت ہو گی اور انکو بھی اسی طرح انکی کرتوتوں کا بدلہ دیا جائیگا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بھی پہلوں کی طرح تمام کام کروگے عرض کیا گیا کہ حضور کیا یہود وغیرہ کی طرح ارشاد ہوا اور کون۔ پس مسلمانوں کو جو انکے نیک اعمال کی جزا ملیگی وہ بھی انکے ہمرنگ۔ اور جو انکو انکی بدکرداریوں کی سزا دی جائیگی وہ بھی یہود کے مطابق ہو گی ؛

سورہ بنی اسرائیل میں بنی اسرائیل کا یہ واقعہ نقل ہوا کسی قصہ کی صورت میں نہیں ہے بلکہ اس سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ مسلمانوں پر یک وقت آئیگا کہ یہ لوگ بھی متکبر ہو جائینگے اسوقت انپر دوسرے قبضہ پائینگے اسکے بعد انکو پھر ترقی کا ایک موقعہ دیا جائیگا اس میں وہ ترقی کرینگے مگر پھر انکی حالت خراب ہو جائیگی۔ اسوقت کسی دوسری قوم کو انپر مسلط کر دیا جائیگا اور وہ قوم خدا کی طرف سے ہو گی اور یہ ذلیل ہو جائینگے ؛

یہ تو بنی اسرائیل کے رنگ میں ایک پیشگوئی کی گئی ہے اب مسلمانوں کی قوم کو دیکھو انپر پہلا زمانہ وہ آیا جبکہ انکو ترکوں کے ذریعہ پامال کیا گیا ترکوں کی اسوقت کوئی بڑی طاقت نہ تھی صرف معمولی ریاست تھی اور وہ بت پرست تھے ترکوں کے سردار نے خلیفہ بغداد کو جو خطوط لکھے ہیں وہ پڑھنے کے ہیں پہلے خط میں وہ لکھتا ہے کہ آپکی حکومت میں جب ہمارے سوداگر داخل ہوتے ہیں تو باوجود آپکی طرف سے پروانہ امن مل جانیکے پھر بھی ان کو لوٹ لیا جاتا ہے حالانکہ یہ بات آپکی کتاب میں بھی ہے کہ جو تمہاری حفاظت میں آئے تم اسکے مال آبرو اور جان کی نگہبانی کرو مگر آپکی حکومت میں اسکے خلاف ہوتا ہے۔ ایسا انتظام کردیجیئے۔ کہ ہمارے سوداگروں کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا جائے۔ اس خط کا ادھر سے اسکو کوئی جواب نہ دیا گیا دوبارہ اس نے لکھا کہ میں تمہیں تمہاری کتاب کا حوالہ دیکر پہلے بھی لکھ چکا ہوں اور اب بھی لکھتا ہوں کہ تم اسپر خیال کرو اور ہمارے سوداگروں کی حفاظت کا پورے طور پر انتظام کرو۔ اسکے متعلق بھی کہدیا گیا کہ جواب دینے کی ضرورت نہیں یہ معمولی آدمی ہو کر ہم سے جواب طلب کرتا ہے۔ اسکا کیا حق ہے۔ تو اس نے تیسری دفعہ لکھا کہ میں خدا کی طرف سے تمہارے لیئے بطور عذاب کے ہونگا اور تم میرا مقابلہ نہ کرسکوگے دیکھو اب بھی اپنی اصلاح کرلو مگر ادھر سے پھر بھی کوئی جواب نہ دیا گیا جب اسکے ملک کے سوداگر بار بار لوٹے گئے اور اسکے توجہ دلانے پر بھی توجہ نہ کی گئی تو پھر اس نے حملہ آور ہو کر مسلمانوں کو ایسا تباہ کیا کہ جسکی کوئی حد نہ رہی تعداد

کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور انکی نسل کو بالکل تباہ و برباد کردیا ؎

ان ترکوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتادیا تھا کہ جب وہ آئیں تو انکا مقابلہ نہ کرنا جو کچھ وہ تمھارے لیئے چھوڑ دیں اسی کو غنیمت سمجھنا۔ حدیث میں انکا حلیہ بتایا گیا رنگ بتایا گیا۔ فرمایا اگر تم ان کا اسوقت مقابلہ کروگے تو تباہ ہوجاؤ گے۔ مگر ان لوگوں نے باوجود نبی کریمؐ کا یہ ارشاد ہونے کے ترکوں کا مقابلہ کیا اور سب کچھ کھو بیٹھے۔ اسوقت کسی بڑے بزرگ کو لوگوں نے کہا۔ کہ آپ دعا کریں۔ کہ ترکوں کو شکست ہو اور مسلمان فتح پائیں تو انہوں نے کہا کہ میں دعا کیا کروں۔ جب ہاتھ اٹھاتا ہوں یہ آواز آتی ہے۔ کہ یاایھا الکفار اقتلوا الفجار کہ اے کافرو ان فاجروں کو قتل کر ڈالو ؎

دوسری قوم کا حملہ اس سے بھی سخت تھا اس کا ذکر وضاحت کے ساتھ قرآن پاک میں کیا گیا ہے اس کا نام بتایا گیا اس کا ذکر خصوصیت کے ساتھ بنی اسرائیل سے اگلی سورۃ میں جو کہف ہے کیا گیا۔ اس میں اس قوم کی شان و شوکت طاقت و قوت کا ذکر کیا انکی حالت انکا حلیہ۔ انکے مخصوص نشانات بتائے گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لا یدان ھتالھم کہ ان کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکیگا۔ اس قوم کا مفصل حال بتانا تو اسوقت مقصود نہیں ہے کیونکہ میں کسی اور غرض سے کھڑا ہؤا ہوں۔ سورۂ کہف میں تو اس قوم کا ذکر کیا ہے جسکے زیر اقتدار مسلمانوں نے آنا تھا۔ اور اس سے آگے سورۂ مریم شروع کی ہے جس میں ابتداءً حضرت زکریاؑ کا ذکر ہے۔ وہ خود ضعیف ہیں عورت بانجھ ہے مگر خدا سے اولاد کے لیئے دعا کرتے ہیں وہ انکی سنتا اور انکو بچہ دیتا ہے جسکا نام بھی یحیٰی یعنی زندہ رہنے والا رکھتا ہے۔ فرمایا کھیعص ذکر رحمت ربک عبدہ زکریاہ اذ نادی ربہ نداءً خفیاہ قال رب وھن العظم منی واشتعل الرّاس شیباً ولم اکن بدعائک رب شقیاہ وانی خفت الموالی من ورائی وکانت امراتی عاقر فھب لی من لدنک ولیاہ یرثنی ویرث من آل یعقوب ط جب زکریاؑ نے خدا کے حضور زاری کی اور کہا کہ جو طریق میں دنیا میں پھیلانا چاہتا ہوں میرے بعد کوئی اسکو قائم رکھنے والا نہیں میری حالت تو یہ ہے کہ میں ضعیف ہوں بڑھاپا غالب ہے اور بیوی کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ بانجھ ہے تاہم آپ کے فضل اور احسان سے ہم ناامید نہیں۔ خدا نے انکی پکار سنی اور یحیٰی جیسا فرزند دیا جس نے باپ دادا کے کام کو چلایا اور چمکایا ؎

حضرت زکریا کی گو یہ حالت ہے کہ ضعیف اور بوڑھے ہیں اور عورت بھی بانجھ ہے مگر ہیں تو عورت و مرد کہ یہی اولاد ہونے کا ذریعہ ہیں مگر آگے حضرت مریم کا ذکر ہے وہاں بچے کے پیدا ہونے کے کوئی سامان نہیں مگر عیسیٰؑ جیسا فرزند انکو عطا کیا جاتا ہے۔ اس میں خداتعالیٰ نے بتادیا ہے کہ جب ایسی حالت کہ بظاہر کسی بات کا حاصل ہونا ناممکن اور محال ہو۔ اور کسی قسم کے اسباب اسکے لیئے نہ ہوں۔ تو بھی دعا کے ذریعہ خداتعالیٰ اسکو مہیا کردیتا ہے۔ اور اس ذریعہ سے وہ چیز حاصل ہوجاتی ہے ؎

پھر قرآن کریم کی اس ترتیب سے خداتعالیٰ نے یہ بھی بتادیا ہے کہ مسلمانوں کے لیئے دوسری سزا کے بعد صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہوگا جسکے ذریعہ وہ کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوگیا کہ اب ہتھیار صرف دعا ہی ہے بس ہمیں اسی سے کام لینا چاہیئے ؎

پھر ہم نے حضرت مسیح موعودؑ سے بھی سُنا۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ سے بھی سُنا۔ اور موجودہ خلیفہ سے بھی یہی سنتے ہیں کہ دعا ہی ایک ذریعہ ہے جس کے ذریعہ انسان کامیاب ہوسکتا ہے ؎

اب جبکہ ہمیں یہ معلوم ہوگیا کہ دعا ہی ایک ذریعہ کامیابی ہے تو میں دعا کے متعلق کچھ بیان کردینا بھی ضروری خیال کرتا ہوں۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ اصل ذریعہ کامیابی دعا ہی ہے غور کرنا چاہیئے کہ نماز کیا چیز ہے؟ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الصّلوٰۃ معراج المؤمن۔ کہ نماز مومن کا معراج ہے اور معراج کیا ہے خدا کے حضور اپنی عرض معروض کا پیش کرنا یہ اسی طرح ہے۔ جیسے کوئی بادشاہ اپنی رعیت کے کسی فرد سے خوش ہوکر اسکو شرف باریابی بخشتا ہے اور وہ دربار میں حاضر ہوکر اپنی معروضات پیش کرتا ہے۔ اور جس حیثیت کا آدمی ہوتا ہے ایسا ہی اسکو قرب دیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ چونکہ تمام مخلوق سے بڑا تھا اسلیئے آپکا معراج بھی خاص معراج تھا۔ ورنہ معراج ہر ایک ولی اور ہر ایک مومن کو ہوتا ہے اور اسکی حقیقت صرف اتنی ہے کہ خداتعالیٰ کے حضور بندہ کو اپنی معروضات کے پیش کرنے کے لیئے موقعہ دیا جائے ؎

ادھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ مومن کی معراج صلوٰۃ ہے اور حدیث قدسی بخاری میں آیا ہے کہ خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ جب کوئی بندہ نماز میں سورہ فاتحہ پڑھتا ہؤا کہتا ہے الحمد للہ رب العلمین۔ تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے حمدنی عبدی میرے بندے نے میری تعریف کی پھر انسان کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ھذا بینی و بین عبدی پھر اللہ تعالیٰ اور فرماتا ہے ولعبدی ماسئل میرے بندے کے لیئے ہے جو وہ مانگے ؎

اب غور کرو کہ خدا کے دربار میں آنحضرت صلعم کے فرمان کے بموجب انسان حاضر ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ صادق الوعد ہے وہ وعدہ کرتا ہے کہ جو کچھ مانگو گے ہم دینگے۔ ایسی صورت میں کیا ہی بدقسمتی ہے اس شخص کی کہ اسکو موقعہ دیا جائے کہ وہ دربار میں حاضر ہو اور وہ دربار میں جائے بھی لیکن غفلت میں ڈوبا ہؤا جائے اور اسی حالت میں وہاں سے خالی ہاتھ واپس آجائے۔ یا جب معراج ختم ہوچکے اور وہ وقت گذر جائے جب خداوند کریم یہ فرماتا ہے کہ ولعبدی ماسئل وہ لگے کچھ کہنے ؎

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کیا ہوتا ہے یہی کہ سب ملکر ایک شخص کو اپنا وکیل بناتے ہیں وہ سب کی معروضات پیش کرتا ہے اور وہ سب کے سب اسکی تائید کرتے ہیں۔ لیکن

اگر امام کو وکیل بنایا جائے۔ اور وہ ایک مقصد کو خدا کے حضور پیش کر رہا ہو لیکن باقی جماعت میں جس قدر لوگ شامل ہوں وہ سب کے سب اپنی اپنی الگ الگ سنا رہے ہوں۔ تو دعا میں زور کیسے پیدا ہو۔ میں نے جہانتک دیکھا ہے ہماری جماعت میں یہ کمی پائی جاتی ہے ایک مقاصد تو قومی ہوتے ہیں اور ایک شخصی۔ ہم لوگوں نے وعدہ تو یہ کیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرینگے لیکن جب خدا تعالیٰ موقعہ دیتا ہے کہ اپنی معروضات پیش کرو تو ہم اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ اے خداوند تو اسلام کو پھیلا اور اسکے خوبصورت چہرہ کو اور چمکا۔ ہمیں سلسلہ کے پھیلانے کے صحیح اور آسان رستہ بتا۔ اور ولعیدی ما مستقل کے جواب میں یہ دعا ہونی چاہیئے کہ مولا اس دین کو سارے جہان میں پھیلانے کے لیئے جو آسان اور مختصر راہ ہے وہ ہمیں دکھا اب ہمارے امام تو یہ دعا کر رہے ہوتے ہیں۔ مگر مقتدی اس کی تائید نہیں کرتے ؁

خدا تعالیٰ الفاظ کو نہیں دیکھتا وہ نیتوں کو دیکھتا ہے تمہاری زبانوں سے ایاك نعبد وایاك نستعين اهدنا الصراط المستقيم نکلے مگر صرف الفاظ سے کچھ نہیں بنتا جبتک کہ نیت بھی ساتھ نہ ہو یہ کیا ہے کہ الفاظ تو مُنہ سے نکل رہے ہوں مگر طبیعت کہیں کی کہیں ہو۔ امام تو دین کے لیئے دعائیں کر رہا ہو لیکن مقتدیوں کو کسی اور ہی بات کی فکر ہو ؁

دیکھو حضرت مسیح کو وعدہ دیا گیا تھا وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة - اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کو بھی یہی وعدہ دیا گیا ہے۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ وہ وعدہ تمہارے لیئے ہے اب یہ وعدہ ہمارے حق میں اسی وقت اثر دکھا سکتا ہے جبکہ ہم متفقہ طور پر امام کے ساتھ ہو کر دعائیں کریں ؁

مجھے یقین ہی نہیں بلکہ ایمان ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح دین کے لیئے دعائیں کرتے ہیں اور رو رو کر کرتے ہیں مگر مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ سارے دوست ادھر متوجہ نہیں۔ اسلیئے کئی دن سے میرے دل میں جوش تھا۔ کہ میں بتاؤں کہ اپنے معراج کو نفسا نفسی میں نہ کھو یا کرو بلکہ غفلت اور سُستی کو چھوڑ کر اپنے عہد کو یاد کر کے دین کے لیئے دعائیں کرو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اپنے مقاصد چھوڑ دو نہیں - ہاں دین کو مقدم کرو۔ اور جب ساری قوم کے لیئے دعا ہوگی تو قوم میں خود ہم بھی ہیں۔ پس دین کو مقدم کرو۔ نماز میں امام کے ساتھ ملکر دعا کرو تا معلوم ہو کہ تم اتحاد سے خدا کے حضور آئے ہو۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم مقصد وحید کے لیئے دعائیں کریں ؁

مسیح موعودؑ کا اقبال
اور
مثیل یہود کا زوال

انجمن تائید اسلام لاہور کی طرف سے ایک رسالہ نکلتا ہے جسکے نمبر ۲ جلد ۳ کے پہلے صفحہ پر ہی تازہ نشان کی سُرخی سے ایک مضمون درج ہے جسمیں لکھا ہے کہ

"علاوہ واقعات سابقہ کے ایک تازہ واقعہ مرزا غلام احمد کے مسیح موعود نہ ہونے کا یہ ہے کہ بغداد و بصرہ مفتوح ہوئے اور عیسیٰ پرستوں کے زیر حکومت ہوئے۔ حالانکہ مسیح موعود کے وقت اسلامی ترقی ہونی چاہیئے تھی نہ تنزل۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اپنے دعویٰ مسیح موعود ہونے میں ہرگز ہرگز سچے نہ تھے"!

حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعودؑ نہ ہونے کے ثبوت میں بصرہ اور بغداد کے مفتوح ہونے کو پیش کرنا برعکس نہند نام زنگی کافور والی مثال ہے۔ کہ جو امر حضرت ممدوح کے دعوے کا ثبوت ہے بدقسمتی سے اسے ہی ابطال دعوے میں پیش کیا جاتا ہے۔ بصرہ اور بغداد کا مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جانا حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعودؑ اور حق پر ہونے کی دلیل ہے یا باطل پر ہونے کی۔ کاش غور و تدبر کی قوت نصیب ہوتی تو امر حق کی تحقیق اور شناخت میں اس طرح کی غلط فہمیاں واقع نہ ہوتیں مقام غور ہے کہ حضرت مرزا صاحب تو مسیح موعودؑ ہو کر ان نام کے مسلمانوں کے نزدیک مفتری علی اللہ کافر ملحد اور ضال و دجال اور پھر اس سلوک کے بعد الشا الزام مرزا صاحب پر کہ اگر آپ مسیح موعود ہوتے تو بصرہ اور بغداد مفتوح ہو کر مسلمانوں کے ہاتھ سے کیوں نکلتے میں کہتا ہوں ذرا یہ تو سوچو کہ کیا بصرہ اور بغداد مرزا صاحب کو مسیح موعودؑ ماننے والوں کے ہاتھ سے نکلا ہے یا ان لوگوں کے ہاتھ سے کہ جو حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعودؑ کے دعوے میں مفتری علی اللہ اور جھوٹا مانتے ہیں۔ اگر یہ سچ ہے کہ بصرہ اور بغداد کا چلا جانا انہیں لوگوں کے ہاتھ سے ہے جو حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے سے انکار کرنیوالے ہیں تو اسکے متعلق حق پرستی اور انصاف پروری کی رعایت سے کیوں صاف طور پر یوں نہیں کہا جاتا کہ حضرت مرزا صاحب فی الواقع مسیح موعودؑ تھے اور اپنے دعوے میں سچے اور بصرہ اور بغداد آپکے یہود صفت منکروں کے ہاتھ سے آپکے انکار اور تکذیب کی شامت سے نکل گئے اور آئندہ بھی یہود کی طرح ضربت عليهم الذلة والمسكنة کے مصداق ہونیکی کامل امید رکھیں ع آگے آگے دیکھیئے ہوتا ہے کیا ؁

اب اس صورت میں کسی عقلمند اور انصاف پرور انسان سے پوچھو کہ بصرہ اور بغداد کا حضرت مرزا صاحب کے منکروں اور مکذبوں سے نکلنا مرزا صاحب کی صداقت کی دلیل ہے یا کذب کی۔ ہاں اگر یہ سوال ہو کہ فاتح لوگ جو عیسائی مذہب کے ہیں وہ بھی تو مرزا صاحب کو مسیح موعودؑ نہیں مانتے پھر وہ کیوں فاتح ہو گئے ؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ عیسائی لوگ تم مثیل یہود نام کے مسلمانوں سے مرزا صاحب کے حق میں بدرجہا بہتر ہیں کیا تمہیں یاد نہیں کہ مرزا صاحب اور آپکی جماعت کیلیئے کفر۔ قطع تعلقی اور قتل و اخراج کے فتوے کن لوگوں نے دیئے آیا تم لوگوں نے یا عیسائیوں نے۔ پھر تمہارے بد منصوبوں ناروا حملوں اور طرح طرح کی اذیتوں سے مرزا صاحب اور آپکی جماعت کی حفاظت کرنیوالے خدا کے فضل سے کس حکومت کے لوگ تھے آیا تم نام کے مسلمان یا عیسائی حکومت کے رحمدل اور نیک دل حکام۔ پھر کیا تمہیں یاد نہیں کہ ہمارے دو افغانی بھائی کابل کی مرزمین میں محض اس وجہ سے کہ انہوں نے حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعودؑ قبول کیا کس بے رحمی اور بے انصافی کے ساتھ قتل اور سنگسار کیئے گئے مگر برٹش حکومت کہ جسکی مبارک سلطنت کو خدا نے اپنے مسیح کے لیئے چنا اور جسکے ظل عطوفت کے نیچے اپنے روحانی سلسلہ

کی بنیاد ڈالی اور جسکے حلقہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے بہت بڑی آزادی اور فراخدلی کے ساتھ اپنے مشن کی تبلیغ کی اور اپنے مقاصد کو انجام دیا یہاں تک کہ یہ سلسلہ جو آسمانی سلسلہ ہے اور جو الٰہی تربیت کے نیچے نشو و نما پاتا ہوا دن دونی رات چوگنی ترقی کے ساتھ اب لاکھوں کی تعداد میں اطراف عالم کے مختلف ممالک اور بلاد میں پھیلا ہوا ہے۔ اور جس کا ہر ایک ممبر برٹش حکومت میں جہاں چاہے اپنی تبلیغ کرے کسی طرح کی بھی روک ٹوک نہیں۔ کیا یہ حکومت اپنی فیاضانہ اور محسنانہ کارروائیوں سے اس قابل نہیں کہ خدا کے مسیح موعودؑ اور آپکی جماعت کی طرف سے بموجب ارشاد ھل جزاء الاحسان الا الاحسان اسکے حق میں اخلاص سے بھری ہوئی دعائیں خدا کے عرش تک پہنچیں اور گو گورنمنٹ انگلشیہ عالیہ کی رعایا سے ہر ایک فرقہ گورنمنٹ کے لاتعداد احسانوں اور بے شمار مہربانیوں کیوجہ سے اس قابل ہے کہ وفاداری کے ساتھ اسکی اطاعت میں اپنے جان و مال کو نثار کرنے کی سعادت حاصل کرے اور شکرگذاری کے ساتھ پیش آئے لیکن ہم احمدی سب قوموں سے بڑھکر گورنمنٹ عالیہ کے ممنون احسان ہیں کہ اس نے ہر طرح سے ہماری جانوں مالوں عزتوں آبروؤں بلکہ ہمارے دین و ایمان کی حفاظت کی۔ جسکی بنا پر ہماری دعا ہے کہ اس گورنمنٹ کو آسمانی گورنمنٹ ہر میدان میں فتحیاب اور کامیاب کرے اور بصرہ اور بغداد کیا چیز ہے بلکہ ہماری تو دعا ہے کہ ساری دنیا میں اسی کا راج ہو جائے اور اس سے بڑھکر یہ کہ جس طرح مولیٰ کریم نے ہماری گورنمنٹ کو دنیوی سلطنت عطا فرمائی ہے اسی طرح روحانی اور دینی سلطنت سے بھی کامل حصہ نصیب فرما دے۔ آمین ☆

پس جس گورنمنٹ سے مسیح موعودؑ نے اپنے مشن کے تبلیغی مقاصد کو انجام دینے کا فائدہ اٹھایا ضرور تھا کہ خدا اسے مسیح موعودؑ کی طرف سے بڑھکر جزا دیتا۔ پس برٹش عیسائی حکومت کو بصرہ اور بغداد یا کسی اور ملک اور شہر کا ملنا مسیح موعودؑ کے ساتھ اپنی نصفت شعاری کے مطابق سلوک کرنے کی برکت سے ہے اور نام کے مسلمانوں سے ملکوں اور سلطنتوں کا چھینا جانا انکی شامت اعمال اور مسیح موعودؑ کے ساتھ بدسلوکی اور آپکی تکذیب کی وجہ سے ☆

حضرت مسیح موعودؑ کی دعائیں گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کے حق میں اسقدر اور اس شان کی ہیں کہ جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا میں کوئی بھی طاقت ایسی نہیں کہ جسکو اس گورنمنٹ پر غلبہ نصیب ہو سکے۔ پس جرمن وغیرہ حکومتوں کا ہماری گورنمنٹ کے مقابلہ میں آنا اسلیئے نہیں کہ خدانخواستہ انہیں کسی قسم کی فتح اور غلبہ حاصل ہو بلکہ اسلیئے کہ مسیح موعودؑ کی دعاؤں کی قبولیت گورنمنٹ انگلشیہ کی فتوحات کے رنگ میں بھی ظاہر ہو۔ پھر جن علاقوں کو گورنمنٹ برطانیہ فتح کرتی ہے وہاں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کیلیئے بھی دروازہ کھل جاتا ہے اور قبل از فتح گو وہ علاقے نام کے مسلمانوں کے ہی ہوں لیکن جماعت احمدیہ کے کسی ممبر کو تبلیغ حق کی اجازت نہیں ہے۔ پس گورنمنٹ کا وجود دنیا کے لیئے ایک عظیم الشان اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے خصوصاً جماعت احمدیہ کے لیئے تو بہت ہی بڑا فضل ہے۔ اور جس قدر بھی اسکی مہربانیوں کا شکریہ کیا جائے کم ہے ☆

پھر ہم پر حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ یہ بھی فضل ہوا کہ آپنے اپنی پاک تعلیم میں گورنمنٹ عالیہ کی اطاعت اور وفاداری کو جزو مذہب قرار دیکر ہمیں ان منافق طبع مسلمانوں سے علیحدہ کر دیا جو ابھی تک اس انتظار میں ہیں۔ کہ خونی مہدی ایک جرار لشکر آبدار تلوار اور سیاہ و سفید پرچموں کے ساتھ لیکر کہیں سے ظاہر ہوگا۔ اور سب عیسائی سلطنتوں کو صفحہ عالم سے مٹا کر ان نام کے مسلمانوں کو حکمران بنا دے گا۔ کیا وہ لوگ جنکے یہ خیالات ہوں۔ وہ ہر مجلس اور مقام میں اخلاص کے ساتھ اور حقیقی طور پر گورنمنٹ کی وفاداری اور اطاعت شعاری کا دم بھر سکتے ہیں۔ اور اسکی فتوحات پر مسرت اور خوشی کا اظہار کر سکتے ہیں ہرگز نہیں۔ لیکن ہم چونکہ اس برگزیدہ خدا کے ماننے والے ہیں۔ جس نے خونی مہدی اور اسکے متعلق تمام خیالات کو توہمات ثابت کرکے دکھلا دیا ہے۔ اسلیئے ہم کھلے طور پر اور یکرنگی کے ساتھ گورنمنٹ کی وفاداری اور اطاعت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اس کو موجب ثواب سمجھتے ہیں ☆

ہماری دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو جو ان توہمات میں پھنسکر دین و دنیا کی رسوائی مول لے رہے ہیں۔ اس بات کی سمجھ دے کہ کوئی خونی مہدی نہیں آ سکتا اور جس مہدی اور مسیح کے وہ منتظر ہیں۔ وہ حضرت مرزا ہے۔ جو جنگ کے لیئے نہیں بلکہ صلح کا شاہزادہ بناکر صلح اور آشتی کے لیئے بھیجا گیا۔ اور جیسا کہ حدیث میں یضع الحرب فرمایا گیا۔ اور قرآن میں لا اکراہ فی الدین ہے وہ بلا کسی جنگ اور جبر و اکراہ کے معجزات اور دلائل کے ساتھ بھیجا گیا اور سعادتمندوں نے اسے شناخت کیا۔ مگر افسوس کہ ظاہر پرست اور وجاہت طلب لوگوں نے جو اس وعدہ کے رسول کو اپنے واہمہ کی تصویر کے مطابق بہت بڑی ظاہری وجاہت کے ساتھ دیکھنا چاہتے ہیں اور وہ زمانہ جو مابعد کی فتوحات کا ہوتا ہے ابتدائی زمانہ میں مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں جس کے انہیں سخت ٹھوکر لگی ہے اور باوجودیکہ اس رسول کی صداقت کے نشانوں کو دیکھتے ہیں اور اسکے معجزات کو مشاہدہ کرتے ہیں پھر بھی اپنے شامت اعمال اور شقاوت ازلی سے قبول کرنے کی توفیق نہیں پاتے۔ خدا تعالےٰ انہیں توفیق دے ☆ (غلام رسول۔ راجیکی)

کالجوں میں داخل ہونے والے طلباء کے والدین کو اطلاع

انٹرینس کے امتحان کے نتائج عنقریب نکلنے والے ہیں جو احمدی طلباء انٹرینس کے امتحان میں شریک ہوئے ہیں کامیاب ہونے کے بعد لاہور کے کسی کالج میں داخل ہوں تو انکو لازماً احمدیہ ہوسٹل میں رہنا چاہیئے۔ اسلیئے ہر جگہ کی احمدی جماعتیں ایسے احمدی طالب علموں کی ایک فہرست فوراً طیار کرکے دفتر سکرٹری میں بھیجدیں جو انٹرینس کے امتحان میں شریک ہوئے ہیں اور اب لاہور کے کالجوں میں جانیوالے ہیں ☆

احمدی طلباء کے والدین کا یہ اخلاقی اور قومی فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کی عملی تربیت اور اصلاح کے لحاظ سے انہیں اپنے سلسلہ کے قائم کردہ ہوسٹل میں داخل کریں۔ ہوسٹل میں داخل ہونے والے طلباء ابھی درخواستیں دیں۔ اور احباب تحریک کریں کہ احمدی طلباء بھی ہوسٹل میں داخل ہوں ☆

([illegible])

سفر انگلستان

جہاز پر ساتواں دن

(۲۸ مارچ ۱۹۱۷ء)

عدن آج ۱۲ بجے تک جہاز نے ۳۰۳ میل طے کئے۔ اور امید ہے کہ آج انشاء اللہ عدن پہنچیں گے۔ ہوا تیز ہے۔ تلاطم کسی قدر زیادہ ہے۔ اسواسطے طبیعت خراب رہی۔ آج فضل صاحب اور مارگولی اتھ صاحب دیر تک معجزاتِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنتے رہے۔ ایک بجے کے قریب عدن کے پہاڑ نظر آنے لگے۔ بے اختیار مونہہ سے درود شریف نکلنے لگا۔ یہ وہ سرزمین ہے، جو نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ جسکے سبب سے اللہ کا پاک رسول جو سارے جہان کے واسطے آیا۔ رسول عربی کہلاتا ہے۔ اے خدا تو وہ دن لا کہ جیسا میں نے رسول پاک کے ملک کے ایک کنارہ کو دیکھا ہے۔ اسکی بستی اور مرقد کو بھی دیکھوں۔ اور اس مقدس گھر میں تیری عبادت کروں۔ جو تیرے پاک نام سے بیت اللہ کہلاتا ہے۔ اور وہاں بھی بروز محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت سناؤں۔ آمین۔ اسوقت دعا کا وقت عطا کیا گیا اور احباب کے واسطے دعائیں کی گئیں ۔

مغرب کے قریب جہاز عدن کے بندر کے علاقہ میں داخل ہوا۔ مگر کنارے کے قریب نہیں گیا۔ دور کھڑا رہا۔ پہلے ایک ڈاکٹر آئے۔ انہوں نے اترنے والوں کی نبض دیکھی پھر ایک کشتی آئی۔ جو اترنے والے مسافروں کو لے گئی۔ چند نئے مسافر آئے۔ جو انگریز ہیں۔ میرے کمرے میں کوئی اور مسافر نہیں آیا۔ رات بھر جہاز کھڑا رہا ۔

جہاز پر آٹھواں دن

(۲۹ مارچ ۱۹۱۷ء)

عدن میں تبلیغ صبح معلوم ہوا کہ جہاز شام تین بجے چلیگا۔ اور کہ مسافر عدن کی سیر کے واسطے کنارے جا سکتے ہیں۔ ایک کشتی کو ہم دیکر میں کنارے گیا۔ اور وہاں سے موٹر پر شہر گیا جس نے ۸ فی سواری لئے۔ صبح نو بجے کے قریب وقت تھا۔ اول ایک مسجد میں جاکر دو نفل نماز ادا کی اور دعائیں کیں۔ پھر دو مشہور ولیوں کی خانقاہ پر جاکر انکے لئے دعا کی۔ جنمیں سے ایک بزرگ شیخ احمد عراقی کے نام سے مشہور ہیں۔ اور دوسرے عیدروس کے نام سے مشہور ہیں۔ ہر جگہ چند عربوں کو تبلیغ کیگئی۔ گو میرے پاس کوئی کتاب نہ تھی۔ جو میں انکو دیتا۔ بعض نے کتب طلب کیں۔ ان کے ایڈریس ترقی اسلام کے دفتر میں بھیجتا ہوں۔ یہ معلوم ہونے پر کہ عدن میں ایک مشہور عالم ہیں جنکو گورنمنٹ کی طرف سے شمس العلماء کا خطاب حاصل ہے۔ انکے مکان پر گیا۔ بہت خلق سے پیش آئے۔ اردو نہیں جانتے عربی میں گفتگو ہوئی۔ حضرت مسیح موعود کی آمد کی بشارت انہیں دیگئی۔ خوش ہوئے۔ اور مطالعہ کتب سلسلہ حقہ کا شوق ظاہر کیا۔ جسکو ملا ساور حضرت مہدی و مسیح کی آمد کا ذکر کیا۔ بے اختیار میرے ہاتھ چومنے لگ۔ اور دعائیں دینے لگا۔ چونکہ وقت قلیل تھا۔ اسواسطے میں زیادہ دیر نہ ٹھہر سکا۔ عدن کا شہر کنارے سے چار میل کے فاصلے پر ہے کہتے ہیں کہ بہت پرانا شہر ہے۔ انگریزی آبادی دریا کے کنارے ہے۔ عام زبان عربی ہے۔ بازار میں اکثر دوکاندار یہودی ہیں۔ جن کا لباس اور زبان سب عربی ہے ۔

یہودیوں سے عبرت پکڑو مسلمان انہیں بہت حقارت سے دیکھتے ہیں۔ ایک چھوٹا بچہ خانقاہ عیدروس دکھانے کے واسطے میرے ساتھ ہو گیا تھا۔ ایک یہودی کی دوکان کے پاس سے گذرتے ہوئے اسکی طرف اشارہ کرکے کہنے لگا۔ یہ یہودی کتا ہے وہ سنکر چپ سا رہ گیا۔ جیسا کہ کوئی بہت ہی بیکس اور بے بس ہوتا ہے۔ یہودی مسیح کے منکر ہیں۔ مگر وہ مجھے اسوقت مسیح کا سچا شاگرد معلوم ہوتا تھا جبکہ ایک چھوٹے بچے سے ایک ایسا سخت حقارت کا کلمہ انگریزی راج میں سنا۔ مگر مقابلہ نکیا۔ اس کی لاچاری کو دیکھکر مجھ پر بڑا اثر ہوا نہ صرف اس کی خاطر۔ بلکہ اپنی قوم کی خاطر۔ میں گھبرایا۔ اور رو دیا۔ آہ صد آہ! میری قوم بھی ایک مسیح کا انکار کر رہی ہے جو اس کی نجات کے واسطے خدائے قدوس نے بھیجا ہے۔ میری قوم کے متعلق بھی حضرت مخبر صادق نے فرمایا ہے کہ تم یہودی بن جاؤ گے۔ معلوم نہیں کہ اب ان کا کیا حال ہونے والا ہے۔ اور یہ کن سزاؤں کے بھگتنے والے ہیں خدا کی ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں اور نصرتیں اور تائیدیں حضرت مرشد صادق خلیفہ برحق مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے شامل حال ہوں۔ جو رات دن اس فکر میں ہیں کہ مسلمان مسیح موعود کو قبول کریں۔ اور آنے والے عذابوں سے بچ جائیں۔ اے قوم کے نوجوانو۔ اٹھو اور دوڑو۔ اور قوم کے درمیان بشارت کی منادی کرو۔ یہ بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم ۔

چار نو احمدی اس مختصر تبلیغی دورے میں جو چند گھنٹے عدن میں ہوا۔ بہت سے آدمیوں نے ظہور مسیح موعود پر اظہار خوشنودی کیا۔ لیکن چار اصحاب کو اللہ تعالےٰ نے توفیق دی کہ انہوں نے اس قبولیت کی تحریر پر اپنے دستخط ثبت کئے۔ اسکے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

الحاج العارح مکی۔ الشیخ صالح العراقی۔ الماس الحبشی۔ شیخ حسین العید روسی۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اسقدر قلیل عرصہ میں ان لوگوں نے احمدیت کی پوری واقفیت حاصل کر لی ہے۔ مگر ہاں حضرت مسیح موعود کا دعویٰ سنکر انہوں نے تصدیق کی۔ اللہ تعالےٰ چاہیگا تو کامل واقفیت بھی حاصل کر لینگے ۔

ہر ایک قسم کی تجارت عدن میں ہوتی ہے۔ اگر کوئی احمدی تاجر یا طبیب یہاں آجائیں تو اچھا گذارا چلا سکتے ہیں۔ ہر طرح سے امن ہے۔ اور سرکار برطانیہ کی برکات سے سب لوگ خوش زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بمبئی سے عدن تک کرایہ بھی کچھ بہت نہیں۔ البتہ پاسپورٹ کا حاصل کرنا ضروری ہے ۔

عدن سے روانگی شام پانچ بجے جہاز عدن سے چلا۔ ہوا تیز تھی۔ اور جنبش زیادہ ہونے سے سر چکرانے لگا۔ پھر کئی بار قے ہوئی۔ بہت ضعف ہو گیا کچھ کھایا نہیں گیا۔ قریباً ایک گھنٹہ ایسی سخت تکلیف رہی کہ اگر میرے اختیار میں ہوتا تو جہاز کو خشکی پر لیجاکر اتر پڑتا۔ مگر یہ تو ممکن نہ تھا۔ دعا ہی کرتا رہا۔ اپنے لئے

اور احباب کے لئے اور دین اسلام کے لئے ایک گھنٹہ کے بعد افاقہ ہوا - فالحمد للہ ثم الحمد للہ

جہاز پر نواں دن

(۳۰ مارچ ۱۹۱۷ء)

رات نیند آگئی - صبح تک بالکل آرام ہو گیا - مگر ضعف بہت ہو گیا ہے - اور بھوک کم ہے - جو اشیاء کھانے کو ملتی ہیں وہ بھی کچھ ایسی ہیں - جنکی طرف رغبت کم ہوتی ہے - جی چاہتا ہے - کہ توے کا پھلکا ہو - اور ہانڈی کا سالن - مگر وہ کہاں - یہاں ڈبل روٹی - مکھن - بھیڑ کے آلو - جن کا شوربا ماماں کے ایک آلو پر قربان ہو سکتا ہے - (امام الدین عرف ماما یہاں قادیان میں اُبلے ہوئے آلو بیچکر گذران کرتا ہے - ایڈیٹر) حلوہ - چٹنی جام - جلی - یہ سب ہی کے واسطے بافراط ہوتا ہے - گوشت کئی قسم کا میز پر آتا ہے - پر میں ان میں سے کوئی کھا نہیں سکتا - کیونکہ سب مشکوک ہیں مچھلی بھی ہوتی ہے - مگر اسکے کانٹے کانٹے سے علیحدہ کرنا مشکل اور ہاتھ لگانا معیوب - ایک مرغ کا گوشت ہے جو کھاتا ہوں - آدھا مرغ صبح - آدھا شام - اس میں سے بھی بچ رہتا ہے *

بحیرہ قلزم

آج ہم بحیرہ قلزم میں داخل ہیں - صبح کی نماز میں نے شمال مشرق کی طرف منہ کر کے پڑھی - جانب مشرق ملک عرب کے کنارے کے بعض جزائر کے پہاڑ دن بھر نظر آتے رہے - طبیعت درود شریف پڑھنے کی طرف زیادہ مائل رہی - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے قصائد عربیہ میں سے نعتیہ قصیدے پڑھتا رہا - مارگولی اتھ صاحب بھی بعض کے پڑھنے میں ساتھ شامل رہے - جیسے میں نے یہ شعر پڑھا *

قدمات عیسیٰ مطرقا و نبینا
حیّ و ربی انہ وافانی

(ترجمہ) تحقیق عیسیٰ سر نیچے کئے ہوئے مر گیا - اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں - خدا کی قسم مجھے خود ملے ہیں *

تو متعجب ہو کر پوچھنے لگے - کہ کیا آپ کا یہ عقیدہ ہے میں نے کہا بے شک ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں - اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے - اور دونوں کی دلیل خود ان شعروں میں موجود ہے حیران ہو کر سنتے رہے *

آج معلوم ہوا کہ درجہ اول میں ایک اور پادری صاحب بھی ہیں جو امریکہ سے آئے ہیں - اور مصر جا رہے ہیں مارگولی اتھ نے ان سے میرا ذکر کیا - آج خود ہی مجھے ملنے آئے - دیر تک حضرت مسیح موعود کے حالات سنتے رہے چونکہ امریکہ کے رہنے والے ہیں میں نے انکے سامنے حضرت مسیح موعود کا معجزہ متعلق ڈوئی پیش کیا - کہنے لگے - وہ شخص سچا نہ تھا - میں نے کہا - بیشک سچا نہ تھا - کیونکہ مسیح کے مقابلہ میں ہلاک ہو گیا - میں نے انہیں چند رسالے حضرت مسیح موعود کے دیئے ہیں *

بحیرہ قلزم میں خاصی گرمی ہے *

جہاز پر دسواں دن

(۳۱ مارچ ۱۹۱۷ء)

آج طبیعت بالکل اچھی ہے - رات نیند خوب آئی فالحمد للہ سمندر بالکل ساکن ہے - ثم الحمد للہ - رات ملک عرب کے کسی جزیرے کے مینار کی روشنی دکھائی دیتی تھی - مگر سمندر سے کوئی پہاڑی وغیرہ نمودار نہیں ہوئی - اس سمندر میں ہوائی پرندے جو مچھلیوں کا شکار کرتے ہیں - برابر اب تک جہاز کے ارد گرد گھوم رہے ہیں - بمبئی سے عدن تک یہ حال نہ تھا - وہاں کوئی پرند نظر نہ آتا تھا *

جب میں بمبئی سے سوار ہوا - تو ہر صبح میری گھڑی جہاز کی گھڑی سے پندرہ بیس منٹ آگے ہوتی - دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ چونکہ ہم مغرب کو جا رہے ہیں - جہاں ہندوستان کی نسبت سورج دیر میں غروب ہوتا ہے - اسواسطے جہاز کی گھڑی مقامی وقت کے مطابق روز درست کر دیجاتی ہے *

آج ہمارا جہاز غالباً مکہ معظمہ کے سامنے سے گذر رہا ہے - بیت اللہ کے نسبتاً قریب ہونے کے خیال پر دل دعاؤں کی طرف متوجہ ہوا - احباب کی یادداشتوں اور خطوط کی مسل نکالکر ایک ایک خط پر دعائیں کیں - اور خطوں کے علاوہ بھی دعائیں کیں - اللہ تعالیٰ قبول فرماوے - آج میں نماز میں مشرق کی طرف منہ کر کے پڑھ رہا ہوں - اللہ اللہ! کیا پاک مذہب اسلام ہے - جسے نماز میں منہ کرنے کے واسطے ایک ایسی سمت مقرر کر دی ہے کہ ہر کرہ زمین کے کسی زاویہ کی سمت مسلمانوں کی عبادت سے خالی نہیں رہتی - اگر ہم اپنے خیال سے کوئی سمت مقرر کرتے - تو بہت سی سمتیں خالی رہ جاتیں - جدھر عبادت کے واسطے کوئی بھی منہ نہ کرتا - چونکہ مکہ ایسے مرکزی مقام پر ہے کہ مشرق و مغرب کو برابر حصہ مل رہا ہے - خدائے پاک کی حکمتیں عجیب ہیں - اور اس کی رحمتیں بے انتہا ہیں *

پادری صاحب کو تین نصیحتیں

امریکہ کو جو پادری صاحب جا رہے ہیں ان کو آج پھر تبلیغ کیگئی - تین رسالے دئے گئے - تحفۃ الملوک انگریزی اسلام و دیگر مذاہب انگریزی - اور رسالہ انگریزی متعلق ڈاکٹر ڈوئی اور تین نصائح ان کو کی گئیں - (۱) جب آپ مصر پہنچ کر اسلامی لٹریچر اور اسلامی حالات کا مطالعہ کریں - تو اس خیال میں نہ رہیں - کہ آپ عیسائی مشنری ہیں - اور آپکی غرض صرف یہ ہے - کہ مصریوں کو کس طرح عیسائی بنایا جاوے - بلکہ آپ کا پہلا اور اعلےٰ مقصد طلب حق کا ہونا چاہیئے - کہ اگر اسلام سچا دین ہے - تو میں اسکو قبول کروں گا - اور کسی ملامت کنندہ کی ملامت سے خوف نہ کروں گا - اس غرض کے واسطے آپ خدا تعالےٰ سے دعا بھی کریں - (۲) میری دوسری نصیحت یہ ہے کہ مصریوں کی موجودہ حالت سے آپ اسلامی تعلیم کا اندازہ نہ کریں - جیسا کہ عیسائی ممالک کے باشندوں کی موجودہ اخلاقی اور روحانی حالت سے مسیحی تعلیم کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا بلکہ اسکے واسطے آپ صحابہ کرام کو دیکھیں یا اس جماعت کو جو اب مسیح موعود نے حقیقی اسلام پر قائم کی ہے *

(۳) میری تیسری نصیحت آپ کے واسطے یہ ہے - کہ اسلامی لٹریچر میں ہر ایک کتاب اور تفسیر قرآن کو آپ مستند نہ یقین کریں - کیونکہ بہت سی کتابیں ایسی ہیں - جیسا کہ مثلاً عیسائیوں کے درمیان رومن کیتھولک والوں کی لکھی ہوئی

یا امانت فرقہ کی لکھی ہوئی ہیں۔ اور آپ انکو تسلیم نہیں کرتے۔ اسلام کی اصل کتاب ایک ہی ہے یعنی قرآن شریف اور اسکی پاک تفسیر جو صحیح احادیث میں ہے۔ جو قرآن کے مخالف نہیں اور اِس زمانہ میں جو تفسیر حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے ظاہر ہو وہ سب منشائے الٰہی کے ماتحت ہے ؛

اِن نصائح کو پادری صاحب نے بہت توجہ سے سنا اور اقرار کیا کہ میں اسلام کو حق طلب ہو کر مطالعہ کرونگا اور میں امید کرتا ہوں کہ میں اس سے بہت اچھی باتیں حاصل کروں گا ؛

عربی عبرانی کی ماں ہے

زبانوں کے تذکرے میں پادری صاحب نے فرمایا کہ عربی اور عبرانی دونوں زبانیں ایک دوسرے کی بہنیں ہیں۔ انکی شکل بہت ملتی ہے۔ جو ایک کو جانتا ہو۔ وہ دوسری کو بآسانی سیکھ سکتا ہے۔ میں نے کہا بیشک شکلیں بہت ملتی ہیں۔ مگر یہ دو بہنیں نہیں ہیں۔ بلکہ ماں بیٹی ہیں عربی ماں ہے کیونکہ وہ ام الالسنہ ہے۔ اور عبرانی اُس کی بیٹی ہے۔ اِس لطیفے پر پادری صاحب بہت خوش ہوئے۔ پادری صاحب کا نام دیگنز سلی بینٹ ہے۔ مجھ سے میرا ولایتی ایڈریس بھی لیا ہے۔ اور اپنا ایڈریس مجھے دیا ہے۔ خدا انہیں راہ راست پر لائے۔ آمین ؛

آج ۱۲ بجے کا اعلان ہے کہ ہمارے جہاز نے ۲۹۳ میل طے کیے ہیں۔ غالباً یہ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں کا طے شدہ فاصلہ ہے۔ رات کو ڈگ پر بعض انگریزوں نے گانے بجانے اور دیگر طرزوں سے مسافروں کے دل بہلانے کی باقاعدہ کوشش کی۔ گویا ایک تماشا تھا۔ اور ۶ روپیہ فی کس فیس لگائی گئی۔ جو خیراتی کاموں میں دیجائے گی۔ میں تو حسب معمول نماز سے فارغ ہو کر ۹ بجے اپنے کمرے میں جاکر سو رہا۔ مگر سنا گیا ہے۔ کہ رات گیارہ بجے تک تماشا ہوتا رہا ؛

جہاز پر گیارھواں دن
یکم اپریل ۱۹۱۷ء

سمندر ساکن ہے۔ اور جہاز اس طرح چل رہا ہے۔ کہ بعض وقت ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ جہاز کھڑا ہوا ہے۔ الحمد للہ طبیعت اچھی ہے۔ امید ہے۔ کہ کل یا پرسوں صبح سویز پہنچیں گے۔ میں اس کوشش میں ہوں کہ مجھے براہ فرانس جانے کی اجازت مل جائے۔ کیونکہ ذرا سی ہوا چلنے سے تکلیف بہت ہوتی ہے۔ اور جس قدر جلد ممکن ہو میں جہاز کو چھوڑنا چاہتا ہوں ؛

آج اتوار ہے۔ درجہ اول کے کھانے کے کمرے میں گرجا کیا گیا۔ میں بھی دیکھنے گیا۔ بہت تھوڑے لوگ شامل ہوئے۔ درجہ اول کے چند آدمی تھے۔ اور دو تین درجہ دوم میں سے تھے۔ مارگولی اتھ نے نماز پڑھائی۔ اور دوسرے پادری نے وعظ کیا۔ گیت گائے گئے۔ چندہ جمع کیا گیا۔ اور گرجا ختم ہوا۔ کیا خوبصورت اور سمجھدار انسان انسان کی پرستش میں لگ گئے۔ بے اختیار دل پر چوٹ لگی۔ آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ دعا کیگئی۔ اللہ ہی ہادی ہے۔ اسکے سوائے کون ہے۔ جو کسی کو ہدایت دے ؛

جہاز پر بارھواں دن
۲- اپریل ۱۹۱۷ء

سمندر ساکن ہے۔ فالحمد للہ۔ امید ہے کہ کل کسی وقت سویز پہنچینگے۔ اور وہاں خطوط حوالہ ڈاک کرنیکا موقعہ ملیگا۔ ابھی گرمی نہیں رہی بلکہ کسی قدر خنکی ہے۔ جب سے بحیرہ قلزم میں داخل ہوئے ہیں۔ ہر روز پانچ چھ جہاز عدن کی طرف جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ مگر دور سے گذر جاتے ہیں۔ مسافر دوربینوں سے انکو دیکھتے ہیں بمبئی سے عدن تک کوئی جہاز راستہ میں دکھائی نہ دیا تھا ؛

جہاز پر کوئی باقاعدہ دھوبی خانہ نہیں۔ لیکن افسران جہاز کا دھوبی ۱۲ فی کپڑا لے کر مسافروں کے کپڑے دھو دیتا ہے۔ میں نے اس سے کوئی کپڑا نہیں دھلایا۔ میلے کپڑے جمع کر رہا ہوں۔ لنڈن پہنچکر دیکھا جائیگا ؛

علاوہ اور کھانوں کے شام کے ۴ بجے چاء اور بسکٹ کھائے جاتے ہیں مجھے تیرہ روز اتفاق معلوم ہوا۔ اگر یہ دن کے درمیان سینے کے وقت جن تکلفات کا لازم ہونا بعض دوستوں نے مجھے سنایا تھا۔ وہ جہاز پر بالکل مفقود ہیں۔ بعض انگریز کھانے کی میز پر قمیص بنیان اور پتلون پہنے ہوئے آتے ہیں۔ بہت کم کالر ٹائی لگاتے ہیں بعض بالکل ننگے پاؤں رہنا پسند کرتے ہیں بہت تھوڑے ہیں جو کوٹ پہنتے ہیں۔

جہاز پر جو پادری یا پادری منش لوگ ہیں مجھ سے بہت گھبراتے ہیں میرے قریب نہیں آتے۔ ڈرتے ہیں کہ کوئی مذہبی گفتگو نہ شروع ہو جائے۔ البتہ مارگولی اتھ صاحب اردو یا عربی بولنے کے شوق میں آبیٹھتے ہیں کوئی کوئی بات مذہبی بھی ہو جاتی ہے ؛ آج ہمارے جہاز نے ۲۹۷ میل طے کیے۔ کل ۲۹۲ میل طے کیے تھے۔ نوٹس لگ گیا ہے کہ جہاز کل صبح سویز پہنچیگا۔ اور ڈاک آدھی رات کو بند کیجائے گی۔ بمجبوری اس رپورٹ کو یہاں ختم کرتا ہوں۔ اور احباب کرام کی خدمت میں بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ درخواست دعا بھیجتا ہوں ؛ محمد صادق عفی اللہ عنہ قریب نہر سویز

ترقی اسلام کے غیر معمولی اخراجات
تبلیغ ماریشس کیلئے خرچ کرنے کا آخری موقعہ

ترقی اسلام کی مالی مشکلات کی بابت گفتگو کرتے ہوئے بعض دفعہ مجھے کہا گیا ہے کیوں ایسی کوشش نہیں کیجاتی کہ اخراجات معمولی چندوں کی آمد کے مطابق ہوں اور بار بار احباب کے سامنے دست سوال دراز کرنیکی نوبت نہ آوے بظاہر یہ مشورہ خوب معلوم ہوتا ہے لیکن ایسا مشورہ دینے والے احباب غالباً ہمارے کام کی نوعیت کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ہماری جماعت نے اس بات کا ذمہ لیا ہے کہ تمام دنیا میں اشاعت اسلام کرے اور ہر ایک دشمنِ اسلام اور دشمنِ سلسلہ کا مقابلہ کرے۔ جب کام ایسا اہم اور اسقدر وسیع ہو۔ تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ایسی حالت میں اخراجات کارکنوں کے اختیار میں نہیں رہ سکتے۔ اور بجائے اسکے کہ اخراجات ہمارے انتظام کے ماتحت ہوں۔ مواقع اور ضروریات زمانہ کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اسلیئے وہ معمولی چندے جو معمولی اخراجات کے لیے بھی کافی نہیں ہو سکتے۔ ایسے غیر معمولی اخراجات کے جو وقتاً فوقتاً کرنے پڑتے ہیں ہرگز متحمل نہیں ہو سکتے۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو یہ بات کارکنوں کے لیے سب سے زیادہ خوشی کی ہوتی کیونکہ مانگنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

منگن گئے سو مر رہے۔ مرے سو منگن جا

مانگنا ایک موت ہے۔ لیکن مجبوری ہی ایک ایسی چیز ہے جو ہمیں بار بار یہ تلخ پیالہ نوش کرنیکے لیئے تیار کر دیتی ہے دوستوں کو چندہ دیتے وقت ممکن ہے تکلیف ہوتی ہو گی لیکن انکو اگر کبھی مانگنے کی ضرورت پڑے۔ خواہ وہ للّٰہی ہی ہو تو وہ ضرور اس بات کو محسوس کریں گے کہ مانگنا دینے سے کس قدر زیادہ مشکل ہے۔ یہ تمہید مینے اسلیئے بیان کی ہے کہ اسوقت بڑے بڑے خرچ ہمارے سامنے ہیں ؛

اوّل تو زار روس والی پیشگوئی کے لیئے فوراً ایک ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ کل ہی مطبع سے آدمی میرے پاس آیا تھا کہ کاغذ کے لیئے ایک سو روپیہ فوراً دلا دیا جاوے۔ اسوقت مینے فنانشل سکرٹری ترقی اسلام سے دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا کہ اس فنڈ میں ایک پیسہ بھی موجود نہیں ہے۔ اسوقت تک صرف ۷۵ روپیہ قادیان کی غریب جماعت کی طرف سے اس فنڈ میں آیا تھا۔ اور وہ بھی اشتہار

کی اشاعت پر ہوتو کانفرنس خرچ ہوچکا تھا۔ پھر نہ ہی ترقی اسلام کے کسی اور فنڈ میں روپیہ تھا کہ جس سے کام چلایا جاتا اسلیئے بھائیوں کے مختلف احباب کی خدمتیں عرض ہے کہ جسقدر ممکن ہوسکے یہ روپیہ اپنی اپنی جماعت سے جمع کرکے ترقی اسلام کے فنانشل سکرٹری کے نام روانہ کریں اور لکھیں کہ یہ انگریزی اشتہار کی اشاعت کیلئے ہے۔ اس اشتہار کے متعلق ارادہ ہے کہ انگلستان۔ ہندوستان مصر۔ روس اور دیگر ممالک میں جہاں جہاں انگریزی زبان بھی جاتی ہے۔ کثرت سے تقسیم کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ کا اسوقت ہم پر خاص فضل ہے کہ ان تمام ممالک میں ہمارے اپنے آدمی اس خدمت کو انجام دینے کے لیئے موجود ہیں۔ سنا تھا کہ غیر مبائعین نے اس پیشگوئی کی لاہور میں اشاعت کی ہے لیکن یہ کام انگلستان و دیگر ممالک میں کرنا ان لوگوں کے نصیب میں نہیں ہے اور نہ ہی وہ کرسکتے ہیں۔ کیونکہ یہ ابھی باخواجہ کمال الدین صاحب کی پالیسی کے خلاف ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہم پر ہی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک ٭

احباب کو اس بات کا خیال رہے کہ جس قدر روپے کے آنے میں دیر ہوگی۔ اسی قدر اس اشتہار کے طبع کرانے کا خرچ بھی بڑھتا جائیگا۔ جو لوگ انگریزی مطابع کے حالات اور قواعد سے واقف ہیں وہ اس بات کو خوب سمجھ سکتے ہیں ٭

دوسرا خرچ ان مبلغین کا ہے جو جزیرہ ماریشس میں تشریف لے جارہے ہیں۔ پہلے تو صرف یہی خیال تھا کہ مولوی عبید اللہ صاحب مع اپنی بیوی کے چلے جائیں اور جاکر صوفی غلام محمد صاحب کی جگہ کام کریں اور صوفی صاحب موصوف واپس آجاویں۔ لیکن بفضل اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں جماعت اس سرعت سے ترقی کررہی ہے کہ اسوقت کم از کم دو مبلغوں کی موجودگی کی اشد ضرورت ہے۔ پہلے جماعت صرف روز ہل میں ہی تھی اور جزیرہ کے دوسرے حصوں میں اکّے دکّے احمدی تھے۔ لیکن اب دو اور جگہوں میں جماعت کی صورت پیدا ہوگئی ہے۔ اسلیئے وہاں بھی ایک احمدی مبلغ ہونا ضروری ہے۔ یہ ہماری اپنی ہی رائے نہیں ہے بلکہ صوفی غلام محمد صاحب مبلغ ماریشس۔ مسٹر نور دیا سکرٹری انجمن احمدیہ ماریشس اور بعض دیگر احباب کی طرف سے بھی اس بات کے متعلق خطوط اور تاریں موصول ہوئی ہیں۔ اور حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے کہ مولوی عبید اللہ صاحب مع اپنے عیال کے وہاں تشریف لے جاویں اور صوفی صاحب بھی ابھی دو تین سال تک وہیں قیام رکھیں۔ ہاں صوفی صاحب کے اہل و عیال مولوی عبید اللہ صاحب کے ہمراہ وہاں چلے جاویں۔ دو مبلغین کے موجود ہونے سے اس جزیرہ میں کام کرنے کے علاوہ یہ بھی ممکن ہوگا کہ جزیرہ میڈیگاسکر میں بھی تبلیغ کا کام شروع کردیا جاوے۔ یہ جزیرہ ماریشس کے قریب ہی ایک بڑا بھاری جزیرہ ہے۔ اور ماریشس کے احمدی احباب کے اس جزیرہ کے لوگوں سے تعلقات رشتہ داری اور دوستی کے پہلے سے موجود ہیں۔ اسلیئے موریشس میں احمدیت کا چرچہ ہونے سے میڈیگاسکر کے لوگوں میں تبلیغ کرنا بھی انشاءاللہ نہایت مفید ثابت ہوگا ٭

اس سفر خرچ کے لیئے فوراً ایک ہزار آٹھ سو روپے کی ضرورت ہے۔ ماریشس سے جو خطوط آئے ہیں ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کی جماعت اس خرچ کا ممکن ہو تو کل یا اس کا ایک حصہ دینے کے لیئے طیار ہے لیکن مسٹر محمد نور دیا لکھتے ہیں کہ یہ آہستہ آہستہ بااقساط ہوگا۔ اور ہمیں ضرورت ہے فوری مولوی عبید اللہ صاحب تین ماہ پہلے ہی سے قادیان میں بمعہ قیام پذیر ہیں۔ اور اگر یہ تجویز پیش نہ آجاتی تو اب تک وہ کبھی کے روانہ ہوچکے ہوتے۔ لیکن اب جسقدر دیر ہوگی۔ وہ محض تضییع اوقات ہوگی ٭

اس فنڈ کے متعلق چونکہ ماریشس کے احباب نے کم از کم ایک حصہ بااقساط ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اسلیئے چندہ کے علاوہ اگر بعض احباب بطور قرض روپیہ دیدیں تو ازحد مہربانی ہے جیسے جیسے وہاں سے روپیہ موصول ہوگا قرض دہندہ دوستوں کی خدمت میں روانہ کردیا جاوے گا۔ یہ میں اسلیئے لکھتا ہوں۔ کہ روپے کے لیئے ہمیں فوری ضرورت ہے اور محض چندوں پر بات رہی تو شائد دیر ہوجاوے۔ اسلیئے احباب کی خدمت میں مکرر عرض ہے کہ وہ اس تحریر کو پڑھتے ہی جسقدر جلد ممکن ہوسکے اس فنڈ کے لیئے بھی روپیہ روانہ کریں۔ لیکن یہ بات ضرور مدنظر رہے کہ ان غیر معمولی چندوں کا عام چندوں پر بالکل اثر نہ پڑے۔ یہ بات حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشورہ اور منشاء کے مطابق لکھی گئی ہے ٭

ایک اور بات جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ وہ ایک خوشی کی بات ہے کہ ماریشس میں ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی سرعت سے پھیل رہی ہے اور اس میں متمول تاجر اور بڑی حیثیت والے لوگ بھی داخل ہونے شروع ہوگئے ہیں۔ اسلیئے ماریشس کے متعلق ہماری جماعت کے لیئے یہ آخری کوشش ہے جو کرنی پڑے گی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں یقین ہے کہ ماریشس کا جزیرہ بجائے اسکے کہ ہمارے لیئے خرچ کا موجب ہو ہمارا معاون اور ہمارے بوجھوں کے بٹانیوالا ثابت ہوگا۔ پس اس مبارک کام میں حصہ لینے کا غالباً یہ آخری موقعہ ہوگا جس میں آپ شریک ہوسکتے ہیں ٭
مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھائیں ٭ والسلام

خاکسار فتح محمد سیال جائنٹ سکرٹری ترقی اسلام

اشتہار

سامان ورزش کیلیئے احمدیوں کا اپنا کارخانہ

احمدی شائقین کی خدمتمیں اس اشتہار کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمارا کارخانہ ہر قسم سامان ورزش از قبیل کرکٹ۔ ہاکی فٹبال ٹینس بیڈمنٹن اور جمناسٹک وغیرہ مدت سو سال سے ہندوستان اور بیرون از ہند بہم پہنچاتا ہے لیکن ہنوز احمدی قوم نے زمانہ حال کی روش کے مطابق قومی مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کارخانہ کی طرف بہت کم توجہ کی ہے لہٰذا جو احباب سکولوں میں ملازم ہوں یا کسی اور جگہ سپورٹس کے سامان کی ضرورت ہو دخل رکھتے ہوں۔ کلی خصوصاً اور دیگر شائقین کی عموماً توجہ درکار ہے۔ قومی مرکز قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مولانا محمد الدین صاحب بی اے ہمارے کارخانہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

جناب من! میں یہ بات بلا تامل لکھتا ہوں کہ میں آپکے کارخانہ سے ہر طرح سے خوش ہوں سب سامان کرکٹ و فٹ بال کے متعلق فرمائشوں کی تعمیل نہایت مستعدی سے کرتے رہے ہیں جو سامان ورزش مجھکو بنا کر بھیجتے رہے ہیں بلحاظ قیمت و خوبی ساخت مقابلۃً نہایت ہی اطمینان بخش ثابت ہوتا رہا ہے ٭ آپکا صادق۔ محمد الدین ہیڈ ماسٹر قادیان

مکمل فہرست حسب فرمائش بھیجی جائے گی
پتہ صرف: نظام سیالکوٹ شہر